مولانا حافظ محمد انوار الحق حقانی
استاذ حدیث و نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ

وفیات

حضرۃ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کو صدمہ

داعی کبیر حضرت العلامہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کو رمضان المبارک میں دو خاندانی حادثوں سے صدمہ ہوا۔ ۱۸ر رمضان المبارک کو ان کی بھتیجی جو مولانا محمد رابع کی اہلیہ تھیں اس دار فانی سے رحلت فرماگئیں۔ ابھی یہ زخم تازہ تھا کہ ان کی ہمشیرہ سیدہ امت العزیز جو مولانا محمد رابع صاحب اور مولانا محمد واضح صاحب کی والدہ تھیں بھی انتقال کرگئیں۔ دار العلوم میں ہر دو کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا، ادارہ مولانا مرحوم اور دیگر پسماندگان کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے۔

آہ آپا جی رح

حکیم الامت حضرت تھانوی کے خلیفۂ اجل اور اپنے عصر کے عظیم مرشد و ولی کامل حضرت مفتی محمد حسن رح کی اہلیہ محترمہ جن کو اہلِ خانہ و متوسلین و معتقدین "آپا جی" کے نام سے پکارتے ۱۸ر مارچ بروز جمعرات داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے تمام متعلقین کو داغِ مفارقت دیا اور خالقِ حقیقی سے جا ملیں اس امتِ مرحومہ پر رب ذوالجلال کا بے پناہ احسان ہے کہ انبیاء کے بعد علماء حق کے ایک طویل سلسلہ کو پیدا فرمایا جو وارثین انبیاء کی حیثیت سے ہر دور میں امت کو راہ حق پر چلانے کے لیے ہمہ تن مصروف رہے اور انشاء اللہ العزیز یہی سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ اور پھر یہ سلسلہ نہ صرف مردوں تک محدود تھا بلکہ ان کے ساتھ ساتھ عورتوں میں ایسی بے شمار خداترس اور صالح عورتوں کی جماعت ہر زمانہ میں پیدا فرمائی کہ مسلمانوں کی قریباً نصف کے قریب افرادی قوت جو عورتوں پر مشتمل ہے کو صراط مستقیم پر لانے کے لیے ہر قسم کی قربانی دی حضرت عائشہ اور رابعہ بصریہ کے کارہائے نمایاں ہمارے سامنے ہیں عورت اگر اپنے اندر دینی کمال پیدا کرنا چاہے تو وہ بڑے بڑے مردوں کی مربی اور نجات دہندہ

بن سکتی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کی بے پناہ صلاحیتوں کو دیکھئے کہ بڑے بڑے اَجِلّہ صحابہ مثلاً ابن عباس رضؓ کئی مسائل میں حضرت عائشہ رضؓ سے فتویٰ لے کر اپنی تسلی فرماتے۔

حضرت آپا جی رحؒ کا تعلق اور شمار بھی مسلمانوں کی صالح، خدا ترس، عبادت گزار اور حقیقی معنوں میں راہِ حق پر چلنے والی عورتوں کے قافلہ میں سرفہرست ہوتا ہے، اپنی ساری زندگی شیخ طریقت حضرت مفتی محمد حسن نوراللہ مرقدہٗ کی معیت میں ایک وفا شعار و پاکباز بیوی کی حیثیت سے گزار کر ان کے انوار و برکات سے پوری طرح مستفید ہوتی رہی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی رحلت کے بعد ان کے تمام متوسلین پیغامات و خطوط کے ذریعے فیوضات و دعوات کے لیے اسی موصوفہ کاملہ کی طرف رجوع کرتے۔ بزرگی، اخلاص و تقویٰ اور تعلق مع اللہ جیسے کمالات پر مضبوطی سے قائم رہنے کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت کی مالکہ تھیں۔ اتباع سنت اور شریعت کی پابندی کا یہ حال کہ چند برس قبل رمضان میں عمرہ کے لیے جانے کا بندہ و برادر مکرم حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ کا پروگرام بنا۔ ساتھیوں کے اس قافلہ میں کچھ خواتین میری قرابتدار اور چند مولانا فضل الرحیم کی شریک سفر رہیں۔ خوش قسمتی کہ حضرت آپا جی بھی ساتھ رہیں۔ عمرہ کے سفر کے اژدھام اور افراتفری کے باوجود بھی حضرت آپا جی رحؒ نے کسی وقت پردہ جیسے اہم مسئلہ پر سختی سے قائم رہ کر کسی وقت بھی اپنے چہرہ اقدس پر غیر محرم کی نظر پڑنے نہ دی۔ حالانکہ ایک ساتھ سفر کی ابتداء ہو کر اختتام سفر اور رہنا وغیرہ بھی ایک ساتھ رہا۔ جب بھی دیکھا ایک گتہ یا رسالہ ہاتھ میں پکڑے چہرہ کے سامنے ہوتا۔ یہ ہے ہمارے اسلاف کا نمونہ کہ ایک ایک سنت اور حکم شرعی کو بھی باوجود مشکلات کے ترک نہ کیا۔

عبادت گزاری کا یہ عالم کہ سفر کے دوران اقامت موجودہ پاکستان ہاؤس جو حرم مقدس میں مکہ مکرمہ سے کافی دور اور راستہ دشوار ترین اور موسم سخت گرمی کا۔ مگر جب بھی دیکھا جوان ساتھیوں مرد و عورت سے پہلے باوجود بڑھاپے و نقاہت نماز باجماعت کے لیے مسجد حرام میں پہنچ جاتیں۔

اللہ نے وہ مومنانہ فراست، دانائی اور فہم عطا فرمایا کہ بقول مولانا فضل الرحیم صاحب کے جب بھی ملک کے مشہور اور بڑے دینی ادارہ جامعہ اشرفیہ میں انتظامی، تعمیری، تعلیمی یا کوئی بھی اہم و مشکل مسئلہ درپیش آیا انہی کے مشورہ اور رائے سے ہر گھمبیر مسئلہ آسان ہو کر حل ہو جاتا۔

حضرت مفتی رحؒ چونکہ مردم شناس شخصیت کے حامل تھے دارالعلوم حقانیہ کے روز تاسیس ہی سے حضرت والد رحؒ کے ساتھ خصوصی محبت اور تعلق فرماتے رہتے کئی بار دارالعلوم کے سالانہ اجتماعات

کے موقع پر باوجود بیماری اور پاؤں کی تکلیف کے اہلیہ مرحوم کے ہمراہ اکوڑہ خٹک آمد کا ارادہ بھی فرمایا مگر عین آمد کے موقع پر عارضہ بڑھنے کی وجہ سے تشریف آوری نہ ہو سکی ۔ ان کی رحلت کے بعد بھی ان کے صاحبزادگان، حضرت والدؒ اور ہم سب کے ساتھ وہی تعلق رکھا الحمد للہ وہی تعلق ومحبت اب خاندانی ورشتہ داری کے بندھنوں سے بھی بڑھ چکا ہے سوءِ قسمت کہ آپا جیؒ کی وفات پر برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ اور بندہ سفر میں کچھ اس طرح مصروف رہے کہ جنازہ میں شرکت سے محروم رہے دوسرے روز حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور احقر نے لاہور خود حاضر ہو کر حضرۃ مولانا عبید اللہ وحضرۃ مولانا عبدالرحمن حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ وجید اعزہ واقارب سے اُن کی عظیم والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت کر کے ان کی مغفرت کے لیے دعوات کیں ۔

دارالعلوم کے تمام طلباء واساتذہ نے دروس کے بعد مرحومہ کی مغفرت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا دارالعلوم و ماہنامہ الحق کے تمام اساتذہ وطلباء و متعلقین مرحومہ کے خاندان کے ساتھ شریک تعزیت ہیں ۔

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحبؒ کا سانحہ ارتحال

۱۸ جنوری کو علاقہ چھچھ کے جید اور مشہور عالم دین حضرت مولانا عبدالقیوم صاحبؒ بھی علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مرحوم کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے خصوصی تعلق خاطر تھا انہوں نے سانحہ ارتحال سے کچھ عرصہ قبل اپنا ذاتی کتب خانہ دارالعلوم کے لیے وقف کر دیا تھا جو مرحوم کے لیے صدقہ جاریہ ہے ادارہ مرحوم کے خاندان کے ساتھ تعزیت میں برابر کا شریک ہے دارالعلوم میں مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب اور دعا مغفرت کا اہتمام کیا گیا ۔

قاری محمد زرین نقشبندی اور قاری محمد یوسف ہزاروی کی والدہ کی وفات

جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کے ناظم اعلیٰ قاری محمد زرین نقشبندی اور قاری محمد یوسف ہزاروی کی والدہ ماجدہ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء بروز اتوار انتقال فرما گئیں ۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" قارئین سے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے ۔